اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ٭

نمبر (۴۷) مطبوعہ ۲۳- نومبر ۱۸۹۴ع بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک ؏ ۱۲/ آ

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام ہر فی کاپی ؏ ۱۲/

ایک شخص کے نام سے سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی

ایڈیٹوریل

تم کہو۔ کہ رات کو جب ہم سوتے تھے اُس کے شاگرد آکر اُسے چُرا لے گئے ٭

متی ۲۸- ۱۳:

رومی سپاہی لطمع زر۔ اور وعدہ حفاظت از سیاست اس دروغ بے فروغ کو۔ جو اُن کی۔ اور اُن کے سکھلانے والوں کی حماقت محض کو ظاہر کرتا تھا۔ عوام میں مشہور کرنے پر رضامند ہو گئے ٭ لیکن چونکہ کوئی زمانہ دانا اور عقلمند انسانوں سے خالی نہیں ہوتا۔ اور جیسا کہ فی زمانا ہم لوگ اِن سوئے ہوئے گواہوں کی گواہی کو ہر ایک پہلو سے جانچ سکتے ہیں۔ ویسا ہی اُس زمانہ کے لوگوں نے بھی اِس پر بخوبی غور کر کے اس کے تصنع کو ضرور دریافت کر لیا ہوگا ٭ "جب ہم سوتے تھے اُس کے شاگرد آکر اُسے چُرا لے گئے" سوئے ہوؤں نے کیونکر جانا۔ کہ مسیح کے شاگرد یا اور لوگ اُس کی لاش کو نکال لے گئے؟ اور بفرض محال شاگرد ہی لے گئے۔ تو اُنہوں نے لاش کو کیا کیا؟ لاش کو لے جا کر دو ہی کام کر سکتے تھے یا تو اُس کو کسی دوسری جگہہ میں دفن کرتے۔ یا مصریوں کی طرح اسبام (لاش میں مسالا بھرنا) کر کے کہیں نہ کہیں رکھتے مگر ان ہر دو صورتوں سے نہ صرف اُن کا کچھہ مطلب نہ نکل سکتا بلکہ خلافِ مطلب ظہور میں آتا ٭

پس اِس گواہی کو لغو اور بے بنیاد سمجھ کر مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے مخالف اہل خیال نے یہہ قیاس بھی پیش کیا ہے۔ کہ مسیح حقیقت میں بالکل مر نہیں گیا تھا۔ بلکہ وہ صرف ایک حالتِ غشی میں۔ بوجہہ تکلیف اور خون بہہ جانے کے پڑ گیا تھا اور تھوڑے عرصہ میں غالباً اُن خوشبوؤں تازہ کُن دماغ کے اثر سے۔ جن سے اُس کے معتقدین مثل نیقودیموس وغیرہ نے اُس کی لاش کو حنوط کیا تھا۔ اور بہ افراط قبر میں رکھ دیا تھا۔ وہ پھر بحال اور تازہ دم ہو گیا۔ اور قبر سے نکل کر چلا گیا ٭ اِس پر الگزینڈر بیرڈ ڈی ڈی لکھتے ہیں کہ "اگر اِس خیال کو بفرض محال تسلیم بھی کر لیا جائے۔ تو ہم اُس کی پسلی کے زخم کاری کی نسبت جس سے لہو اور پانی بہتا تھا کیا تصور کریں؟ پھر اُس حقیقت کی نسبت۔ کہ رومی سپاہیوں نے۔ جنہیں ایسے معاملات میں تجربہ حاصل تھا اُس کو مُردہ معلوم کیا۔ اور اُن یہودیوں کے عمل کی نسبت جو اُس کو مُردہ جان کر اُس کے دفن کرنے میں شریک تھے کیا خیال کریں اور عہد جدید کے اُن بیانات کو جن میں ہر کہیں اُس کی موت کو ایک یقینی اور واقعی ماجرا بیان کیا ہے کیا کریں؟ کیا جی اُٹھنے کے بعد وہ ایک مطلق گمنامی اور تاریکی کی حالت میں زندگی بسر کرتا رہا۔ اور اپنے شاگردوں کو ایک دروغ

عظیم کی منادی کرنے۔ اور ایک سفید جبہ کے لئے جان تک دے دینے کی نصیحت کر گیا؟ کون دانا اور عقلمند شخص ایسی باتوں کو ذرا بھی معتبر اور قابل یقین تصور کر سکتا ہے؟

اسٹراؤس جو مسیحی مذہب کا بڑا مخالف۔ اور مسیحیت کے مخالف مشہور مصنف ہوا ہے۔ یوں لکھتا ہے۔ کہ "یہہ غیر ممکن ہے کہ ایک شخص جو ادھ مؤا قبر میں سے چھپ کے نکلا ہو۔ جو کمزور اور ماندہ۔ اور طبّی معالجہ کا محتاج ہو۔ جس کو مرہم پٹی کی ضرورت ہو۔ اور جو طاقت پانے اور بیمار داری کی احتیاج رکھتا ہو۔ اور جو بالآخر اپنی اذیتوں کا مغلوب ہو گیا ہو۔ وہ اپنے شاگردوں کے دل پر یہہ نقش کر سکے۔ کہ میں زندگی کا سلطان۔ موت اور قبر پر فتحمند ہوں۔ اور یہہ وہ نقش تھا جو اُن کی آئندہ خدمت کی بنیاد تھا۔ ایسی عارضی تازگی اُس نقش کو۔ جو یسوع نے بحالت زندگی بوجہہ احسن اُن کے دل پر کر دیا تھا صرف کمزور کر سکتی تھی۔ لیکن ممکن نہ تھا۔ کہ اُن کے غم کو خوشی و سرگرمی سے۔ اور اُن کی تعظیم کو عبادت سے بدل سکتی"۔

پس رومی سپاہیوں کا یہہ بیان "کہ رات کو جب ہم سوتے تھے اُس کے شاگرد آکر اُسے چرا لے گئے" اور خوش فہم مخالفوں کا یہہ قیاس کہ مسیح درحقیقت مؤا نہیں تھا۔ اور خوشبوؤں کی تاثیر سے بحال ہو کر قبر سے نکل کر چلا گیا کامل تحقیقات کے روبرو بالکل ہیچ اور پوچ ٹھہرتے ہیں۔ اور حقیقت یہی ہے کہ مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا۔ اور اُن میں جو سو گئے ہیں پہلا پھل ہوا۔

پروفیسر ولنکر کی شہادت

رسالہ گیان پترکا لکھتا ہے۔ کہ پروفیسر ولنکر نے جن کے بپتسما کا ذکر ہم نے ماہ گذشتہ میں کیا تھا۔ اپنے فکرمند ہندو دوستوں کو اخبار دیانودیا میں سلسلہ وار خطوط ان مدارج کو بتلانے کے لئے جن سے وہ اپنے موجودہ مسیحی عقیدے تک پہنچے ہیں۔ لکھنے شروع کئے ہیں۔ وہ اپنے پہلے خط میں ایک ایسے مذہب کی ضرورت پر بحث کرتے ہیں۔ جو مستند مستقل مقرر۔ اور لازوال ہو۔ جس کی بنیاد غیر متغیر صداقت پر قایم ہو۔ اور ایک ایسا مذہب ہو۔ جو ان امیدوں کو جو اس سے پیدا ہوتی ہیں ایک مضبوط بنیاد دے سکے۔ اس بات کے قایم کرنے میں۔ کہ یہہ اوصاف ہندو مذہب میں نہیں پائے جاتے۔ وہ اپنا یقینی بیان کرتے ہیں کہ بہت سے تعلیم یافتہ ہندوؤں نے اپنے دلوں میں اپنے فرضی مذہب کی جگہہ مستقل مذہب کو قایم نہیں کیا۔ اور وہ یہہ بھی بیان کرتے ہیں۔ کہ ہندو مذہب کی کتابیں کسی امر کو مستند اور یقینی طور پر بیان نہیں کرتی ہیں۔ اور ہر ایک شخص ان میں اپنی مرضی کے موافق معنی لگا سکتا ہے۔ انسانی خیالات۔ انسانی زندگی کی ضروریات۔ اور خواہشوں کو رفع نہیں کر سکتے۔ سرگرم متلاشیوں کو ایمان کی بنیاد کے لئے اور جگہہ میں تلاش کرنی چاہئے۔ ہم اس بات کو دیکھکر خوش ہیں۔ کہ پروفیسر ونکر صاحب کے دل میں اپنے ہندو دوستوں کو روحانی بےچینی کی حالت سے جس میں وہ خود بھی مبتلا ہو چکے ہیں رہائی دینے کا اشتیاق پیدا ہوا ہے۔ اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ اُن کے خطوط لوگوں پر مسیحی صداقت ثابت کرنے میں نہایت ہی معاون ثابت ہوں گے۔ یہہ حیرانی کی بات نہیں ہے۔ کہ ہندو اس امر کے سمجھنے میں جس سے آدمی مسیحی مذہب کو قبول کرتا ہے۔ قاصر ہیں۔ کیونکہ اس امر کو صرف وہی سمجھ سکتے ہیں۔ جو الٰہی روح کی تاثیر سے اُس کی حقیقت کی بابت آگاہ ہو گئے ہیں۔ منکر لوگوں کے آگے اس کے بیان کرنے کی کوشش کرنا ویسی ہی مایوسی کی بات ہے۔ جیسا کہ مادر زاد اندھے کے آگے رنگ کی خوبصورتی کو بیان کریں۔ اسلئے جبکہ ہندو اپنے مذہب سے مرتد ہونے کی بابت سبب بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو وہ ایسے اغراض جن کے وہ عادی ہیں۔ اور جنکو وہ سمجھ سکتے ہیں منسوب کر دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس شخص کے تجربہ کو جس نے الٰہی روح کی ہدایت سے نئی زندگی حاصل کی ہے۔ سمجھ نہیں سکتے ہیں۔ تو بھی ان کو انصافاً اس شخص کو سمجھدار علم دوست اور دیانت دار قرار دینا چاہئے۔ جو دیانتداری سے یہہ بات ظاہر کرتا ہے۔ کہ "میں آگے اندھا تھا اب بینا ہوں"۔ اپنے خط کی تمہیدی جملوں میں پروفیسر ولنکر اس بات کا بیان کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ایمان کی جڑ ضرور نگاہ مشاہدہ سے پوشیدہ ہیں۔ کیونکہ وہ روح کی برہان ہے سوائے اس کے جس سے وہ مخاطب ہوتے ہیں خاموش ہیں۔ ہم اس ضروری بیان کو سفارشاً اپنے ہندو دوستوں کے غور کے لئے پیش کرتے ہیں۔ جو ہمیشہ ناجایز اغراض کو ہندوؤں کے عیسائی مذہب قبول کرنے پر منسوب کر دیا کرتے ہیں۔ وے خواہ اس بات کو خیال کریں۔ جبکہ انہوں نے ایسی اغراض کو منسوب کر دیا ہے۔ مثلاً مشن کی امداد۔ فوائد مجلس۔ عورت کا ملجانا۔ جس کو وے یقینی امر سمجھکر بیان کرتے ہیں۔ بیشک بعض ایسے ہوں گے۔ جو مذہب عیسوی کو ناجایز اغراض سے قبول کرتے ہوں۔ لیکن اکثروں کی حالت استواری۔ ایمان میں ان کی پارسیانہ زندگی۔ ان کی متحمل مزاجی یا برداشت مسیح کی خاطر۔ یہہ الٰہی کام کی ظاہر علامات ہیں۔ جو آدمی کے دل میں مسیح پر ایمان لانے کے وقت شہادت دیتی ہیں۔ اس امر کو حقیقی طور پر بیان کرنا اس دل کے آگے جو الٰہی تاثیر سے منور نہیں ہوا نہایت ہی گہرا ہے۔ یہہ الٰہی روح کی تاثیر سے ایک غیر فانی روح کو نئی زندگی دینے سے کم نہیں ہے۔ مبارک وے ہیں۔ جن کے کان روح کی پوشیدہ شہادت کے لئے کھلے ہیں +

مراسلات

بقیہ

مریض اور معالج

اول مرض جسمانی

اس بات کے جاننے کے لئے کہ مرض کس کو کہتے ہیں پہلے حالت صحت کا جاننا نہایت ضرور ہے - کیونکہ جب معلوم ہو گیا کہ صحت اُس حالت کا نام ہے کہ جس میں بدن کے کل اعضا اپنا اپنا کام باقاعدہ کرتے ہوں تو اُس کے خلاف کو ہم بیشک مرض کہینگے - اسی طرح مرض روحانی وہ ہے جس میں انسان کی روح روحانی کام کرنے کے ناقابل ہو جاتی ہے یا یوں کہیں کہ روحانی طاقتیں اپنا اپنا کام باقاعدہ کرنے سے رک جاتی ہیں جس طرح سے جسمانی مرض کی انتہا میں جسمانی موت عاید ہوتی ہے اسی طرح روحانی مرض کے آخر میں روح کی ہلاکت واقع ہوتی ہے +

اقسام امراض - مرض دو قسم کا ہے ایک جسمانی دوئم روحانی ہر دو امراض میں مریض کی حالت ابتری اور بربادی کی ہوتی ہے اور جس قدر ایک دوسرے سے زیادہ وزنی اور بھاری ہے اُسی قدر زیادہ خوفناک اور مہلک ہے :

مرض جسمانی دو سببوں سے پیدا ہوتا ہے ایک پری ڈس پوزنگ کاز Predisposing Cause کہتے ہیں اور دوسرے کو اک سٹنگ کاز Exciting Cause بولتے ہیں - یعنے اول سبب تو طبیعت میں پہلے ہی سے موجود ہوتا ہے مثلاً سکرافولس ٹمپرمنٹ Scrofulous Temperament.

مزاج کے آدمیوں میں سکرافیولا یعنے خنازیری مادہ اول ہی موجود ہوتا ہے ایسے آدمیوں کا گندی جگہہ اور خراب آب و ہوا کے درمیان گذارا کرنا اور اچھی غذا نہ کھانا اُن کے مرض کے لئے اک سٹنگ کاز ہے اس سے معلوم ہوا کہ جسمانی امراض کہ جن میں لوگ مبتلا ہوتے اکثر دو سببوں سے خالی نہیں یا تو اُن کی طبیعت ہی میں مادہ مرض موجود ہے یا کسی نہ کسی بے اعتدالی سے وہ مرض میں مبتلا ہونے کا سبب ٹھہرتی ہیں :

دوئم مرض روحانی

اسی طرح مرض روحانی یعنے مرض عصیان بھی دو قسم کا ہے اول جبلی یعنے جو ہماری عادت میں باپ دادوں یعنے آدم سے شروع ہوا ہے اور نسلاً بعد نسلاً فی زمانہ چلا آتا ہے دوئم فعلی جس کو ہم اپنے قول فعل اور خیالات سے حاصل کرتے ہیں - اور یہہ مرض گناہ اس طرح سے روز بروز مریض کی حالت کو ردی کرتا ہے جس طرح جسمانی امراض سے جسم ہلاک ہوتا ہے اسی طرح روحانی مرض یعنے گناہ سے آخر کو روح کی ہلاکت واقع ہوتی ہے ہمیشہ کے مشاہدہ سے ثابت ہے کہ لوگ جسمانی امراض کے دفعیہ کے لئے ہمہ تن کوشش کرتے ہیں اور مریض روز غسل صحت کو روز عید کی مانند تاکتا ہے - اسی طرح وہ لوگ جو روحانی امراض کے مریض ہیں اُن کی حالت کیسی افسوسناک ہے - لیکن افسوس ہے کہ بہت سے نادان روحانی مریض اپنے اصلی روحانی حکیم پر بے بنیاد جھوٹے الزام لگا کر اُس سے دور رہکے اپنی روحوں کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں جیسے کہ بعض ہمارے ناواقف ہموطن جسمانی مریض ڈاکٹروں کے معالجہ کو مخالف اور اُن کی ادویات کو گرم خشک الزام دیکر اپنے آپ کو مہلک امراض کا شکار بناتے ہیں :

اظہر من الشمس ہے کہ مرض عصیان ایک خوفناک مرض ہے کہ جس کے علاج میں دنیا کے بہت سے لوگوں نے اپنے آپ کو حکیم بناکر از حد کوشش کی لیکن ناکامیاب رہے چونکہ یہہ مرض اعضائے بدنی سے نہیں بلکہ روح سے متعلق ہے لہذا اس کی پوری پوری تشخیص و علاج اس دنیا کے لوگ نہ کر سکے اگرچہ اپنے زعم میں اپنے آپ کو بڑا حاذق حکیم سمجھا اور ہدایات اور نصایح میں بڑی بڑی ضخامت کی کتابیں لکھہ ماریں - لیکن ان کا ایک نسخہ بھی اس مرض میں کارگر نہوا :

گناہ کا مرض اپنے مریض کی حالت کو ایسے برے درجے تک پہنچاتا ہے کہ جس کی حالت ناگفتہ بہ ہے - جو شخص اس مرض کا شکار بنتا ہے اس کی روحانی زندگی میں یہاں تک فتور آگیا ہے کہ روحانی زندگی زندگی کہلانے کے لایق نہیں بلکہ جس طرح مردہ لاش متعفن ہو کر بدبودار ہو جاتی ہے ایسا ہی حال گناہ آلودہ مریض کا ہے - اُس کا دل گندہ مزاج گندہ - خیالات گندے اور اُس کی نشست و برخاست بھی نفسانی اور شیطانی باتوں سے گھنونی ہوتی ہے - ایسے مریض کہاں مل سکتے ہیں؟ اگر آپ بازار میں سیر کے واسطے تشریف لیجاویں تو سیکڑوں مریض اس مرض کے موت کے درجے تک پہنچے ہوئے دکھائی دینگے - جن میں سے بعض نے تو ٹھگ حکیموں کا علاج شروع کیا ہوا ہے اور شب و روز وہ اسی خیال میں ہیں کہ حکیم صاحب کی خدمت کرنے اور اُس کی جھوٹی بڑائی کرنے سے ہم کو صحت مل جاویگی یہہ وہ لوگ ہیں جو بت خانوں وغیرہ جگہوں میں جاکر اپنے مرض کی دوا کی تلاش کرتے ہیں - اور بہت سے ایسے ملینگے اپنے مرض کی بالکل پروا نہیں کرتے وہ ان جسمانی مریضوں کی مانند ہیں جو کسی مرض میں مبتلا ہو کر بالکل پرہیز نہیں کرتے اور علاج کرنا مناسب نہیں سمجھتے بلکہ یہہ کہکر ٹال دیا کرتے ہیں کہ مرنا تو ہے لیکن کھانے پینے سے پرہیز

کرکے کیوں اپنے جسم کو تکلیف دیں ایسے ہی گنہگار یعنے روحانی مریض بھی کہا کرتے ہیں کہ خواہ کچھ ہی ہو جب تک زندگی ہو وہ عیش و عشرت جو گناہ سے حاصل ہوتی ہو کیونکر چھوڑیں اور بعض مریض گناہ کے یہہ کہتے سنائی دینگے کہ ہم نے اپنا علاج کیا اور اب ہم تندرست ہیں حالانکہ وہ تندرست نہیں ہوتے کسی دہوکہ دہ حکیم نے خود غرضی سے اُن کو یقین دلایا ہو کہ وہ تندرست ہو گئے ہیں لیکن علامات سے معلوم ہوتا کہ ابھی وہ بیمار ہیں۔ جیسے میں نے بعض آتشک کے مریضوں کو کہتے سنا ہو کہ ہم نے فلاں جوگی سے گولی کھائی تھی اُس وقت سے بالکل راضی ہوں در اصل وہ اچھے نہیں ہوتے بعض گناہ کے مریض اپنی حالت پر رو رہے ہیں اور اپنے مرض کے علاج کے واسطے گلی کوچہ کوچہ پھر رہے ہیں مگر کسی جگہہ تسلی بخش نسخہ نہ پاکر مایوس ہو جاتے ہیں۔ ان کی ایسی بے کسی کی حالت کو دیکھہ کر کلیجا مُنہہ کو آتا ہی؛

اس مرض خوفناک کے تین درجے ہیں اول پرائمری یہہ وہ حالت ہو جو ہم کو اپنے بزرگوں سے وراثت میں ملی ہو۔ یعنے آدم نے گناہ کیا اور اُس کا اثر بچپن ہی میں ہمارے اندر معلوم ہوتا ہو اُس وقت یہہ مرض آہستہ آہستہ نامعلوم طور پر بڑھتا ہو۔ اگر اس حالت میں اس کا علاج نہ کیا جاوے تو بڑھکر درجہ دوئم کی صورت پکڑتا ہو؛

سیکنڈ سٹیج یعنے دوسرے درجہ میں یہہ مرض نہایت ہی خوفناک اور سخت ہوتا ہو۔ اور مریض کی حالت دن بدن ردی ہوتی جاتی ہو جب کبھی یہہ مرض جنون کی طرح جوش ماتا ہو تو اُس کا غلام یعنے مریض یگانہ و بیگانہ کی بھی پروا نہیں کرتا ہو کبھی طبیعت پر خون کرنے کا خیال سما جاتا ہو کبھی چوری کو دل چاہتا ہو اور کبھی جھوٹی گواہی برے خیالات کو دل میں جگہہ دیتا ہو ایک خدا کی جگہہ سیکڑوں غیروں کو اپنا حامی سمجھتا ہو جب ایسے مریض کو اُس کے ایسے فعلوں سے روکا جاوے تو جھنجھلا کر الگ ہو جاتا ہو اپنے عزیز ماں باپ و خویش اقارب سے جو اُس کی بہتری میں ہوتے ہیں الگ رہنا چاہتا ہو۔ بعض مریض اُس درجہ کے الہام کی بے تکی ہانکنے لگ جاتے ہیں۔ اُس بیکسی کی حالت پر مریض اپنے کامل حکیم کے پاس آکر علاج کا خواہاں ہو تو روحانی صحت یعنے ہمیشہ کی زندگی حاصل کر سکتا ہو ورنہ درجہ سوئم یعنے تھرڈ سٹیج پر پہنچ جاتا ہو؛

تھرڈ سٹیج یعنے درجہ سوئم۔ اس میں مریض کی وہ حالت ہوتی ہو کہ جس میں اُس کو زیست گراں معلوم ہوتی اور حالت درجہ بد سے بدترین کیطرف جلد ترقی کرتی جاتی ہو جس کے آخر میں مایوسی سے جسمانی موت کا مُنہہ دیکھنا پڑتا ہو اور مریض کا جسم قبر کی چار دیواری میں مقید ہو جاتا ہو۔ گنہگار کی یہہ حالت اُس وقت ہوتی ہو کہ جب اُس کے خیالات اور خواہشات بالکل نفسانی جسمانی اور شیطانی ہو جاتی ہیں اور نہ اُس کو خوف خدا رہتا ہو اور نہ خدشہ عقبیٰ جتنے خیالات اور افعال اُس سے سرزد ہوتے ہیں وہ سراسر شل بوسیدہ اور گھنونے مردار کے ہیں اور اس حالت میں گنہگار روحانی موت کا مستحق ٹھہرتا ہو؛

اس حالت پر بھی اگر مریض اُس کامل حکیم کے در دولت پر پہنچ جائے تو اُسے صحت کا مستحق ہو سکتا ہو ورنہ روحانی موت کا منہہ دیکھتا ہو؛

مژدہ

کل بنی آدم جو گناہ میں مبتلا ہیں گناہ کے مریض ہیں اور اس لئے سبکو ایسی حالت پر ایک حکیم حاذق کی اشد ضرورت ہو اور اگر کوئی ایسے حکیم کی خبر دیوے تو وہ درحقیقت ایک بڑا مژدہ ہو؛

اے میرے ہموطن مریضو جو گناہ جیسے سخت اور لاعلاج مرض میں مبتلا ہو آپ کی حالت بہت ہی قابل افسوس ہو اور میں بھی چونکہ اس سخت مرض میں مدت تک مبتلا رہکر طرح طرح کی تکالیف برداشت کر چکا ہوں اور صدہا حکیموں شلاً دیانندجی اور بابا نانک جی وغیرہ کے شفاخانوں میں مریض رہ چکا ہوں جہاں سے آخر کار یہی جواب ملا کہ اس مرض کا علاج ان شفاخانوں میں نہیں ہو سکتا اور اسی مایوسی کی حالت پر لاچار ہوکر ایسے حکیم کی تلاش میں تھا جو میری اس ناداری اور بے کسی کی حالت پر رحم کہاکر مجھ بے قرار مریض کا علاج کرے سچ ہو جوئندہ یابندہ کلام مقدس میں لکھا ہو کہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائیگا ڈھونڈو تو تم پاؤگے۔ غرض اسی تگاپو میں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی جس کے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ اس نے ایسے ہی مرض سے صحت کلی حاصل کی ہو؛ جنہوں نے مجھکو تسلی دی اور کہا کہ اگر تو اس مرض کے علاج کا خواہاں ہو تو میں تجھکو رستہ بتاتا ہوں اور تو اُس کامل حکیم کے پاس پہنچے گا جس کے بغیر کوئی حکیم تیری مرض کا علاج نہیں کر سکتا اور میں تیری مدد اتنی کر سکتا ہوں کہ میں تیری سفارش بذریعہ دعاؤں کے کرونگا۔ لیکن پہلے نہایت ضرور ہو کہ پختہ اعتقاد کے ساتھہ اُس کی طرف رجوع ہو۔ اُس بزرگ نے مجھکو بہت سے عالموں اور معتبر شخصوں کی گواہیاں اُس کے حکیم کامل ہونیکے حق میں دکھلائیں جن کو پڑھ سن کر اُسی حکیم کے کامل ہونے کا یقین میرے دل میں نقش ہو گیا اور اُسوقت اس مرض جانکاہ کے کامل حکیم کا مژدہ جانفزا سنکر میرا دل باغ باغ ہو گیا اور بزرگ مبارک زبان کا شکریہ ادا کیا؛ بعد میں نے کوشش کی کہ زیادہ مفصل حال اُس حکیم کا دریافت کروں چنانچہ سبھی تمام منقول و معقول دلایل سے تسلی و تشفی کرکے دل و جان سے اُس حکیم کا معتقد ہوا جس نے اپنی کامل محبت سے مجھہ کو اپنے زیر علاج کیا جس کے علاج سے خوفناک مرض اور اُس کے نتیجہ سے بچ نکلا ہوں۔ آج میرا دل خوشی سے پھولا نہیں سماتا ہو اب اے میرے ہموطن بھائیو۔ جو گناہ جیسے سخت مرض میں مبتلا ہو۔ آج میں بھی

مژدہ جانبخش کہ جس سے مجھکو تسلی ملی ہے آپ لوگوں کے روبرو پیش کرتا ہوں کہ آپ بھی اُس حکیم کی مہربانیوں سے مستفید ہووین +

معالج یعنے حکیم

معالج بھی دو قسم کے ہیں اول جسم کا دوئم روح کا اول میں حکیموں کی وہ جماعت ہے کہ جس میں دنیا کے دقیقہ رس ڈاکٹر شامل ہیں جو جسمانی امراض کو سمجھتے اور اُس کی تشخیص کرکے بندگان خدا کو جسمانی تکالیف سے رہائی دینے پر شب و روز کوشاں ہیں ان میں بھی دو فریق ہوتے ہیں ایک تو عالم اور رفاہ عام کے خواہاں دوسرے خودغرض اور زر دوست علم و ہنر سے خالی - جنسے عوام الناس کو سوائے نقصان کے اور کچھ فائدہ نہیں - دوئم معالج روح یعنے مرض گناہ کے حکیم اس جماعت میں تمام مذاہب کے بانی شامل ہیں جو بظاہر اس مرض مہلک کے دفعیہ کی کوشش کرتے ہیں ۰: اور اپنی تعلیمات کو مرض گناہ سے نجات کی دوا بیان کرتے ہیں اُن کے مرید مثل مریضوں کے جو شب و روز حکیم صاحب کی اطاعت میں رہتے ہیں اپنے مذہب کے بانی کی نصیحت پر پورا اعتقاد کئے بیٹھے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اُن کی طرف رجوع کرنے سے ہم لوگ اس سے بالکل بچ جاوینگے ان حکیموں میں بھی جسمانی حکیموں کی طرح بہت سے خودغرض اور مطلب پرست حکیم ہیں جو اپنے مریضوں کو یہہ سکھلاتے ہیں کہ اور حکیم کے پاس جانے اور اُس کی نصیحت سننے سے تمہارا مرض بڑہ جاویگا اگر اُس پر کچھ بھی توجہہ کروگے تو ہمارے شفاخانہ یعنے مذہب سے علیحدہ کئے جاؤگے ایسے حکیم سراسر خودغرض اور ناقص تعلیم والے ہوتے ہیں اس واسطے اپنے مریضوں کو دوسرے حکیموں کے پند نصایح سے دور رکھنا چاہتے ہیں کہ ایسا نہو کہ اُس کامل حکیم کی خوشخبری اُن کو ملے اور ہمارا شفاخانہ خالی نظر آوے ۰:

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسے حکیم اپنے اپنے شفاخانوں کو جھوٹے اشتہاروں سے رونق دیتے اور گناہ کے سخت مرض کے علاج کا وعدہ کر بیٹھتے ہیں اور مریض جو اپنی حالت مایوسی میں ایسے روز کے مشتاق ہوتے ہیں اکٹھا کرلیتے ہیں - لیکن جب رفتہ رفتہ اُن کی قلعی کھل جاتی ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ یہہ صرف کسی دُنیاوی غرض سے ہے نہ گناہ کے علاج کے لئے تب وہ ناکامیاب ہو کر بیکار اور بے رونق دکھلائی دینے لگتے ہیں اور اس حالت بیکاری میں خود معہ اپنے خودغرض چند معتقدوں کے اُس سچے اور کامل حکیم کے کام کو نقصان پہنچانے کے لئے کوشش کرنے لگتے ہیں لیکن اُن کی یہہ کوشش اُس حکیم کے لئے نقصان دہ نہیں ہو سکتی بلکہ خود اُن کے واسطے ضرر رساں ہے - کیونکہ لوہے کی کیل پر لات مارنا اُن کے لئے نقصان کا باعث ہے ۰:

اس قسم کے حکیموں کے پاس نادار اور ناواقف مریض آکر اپنی روحوں کو ہلاک کرتے اور اپنے سچے حکیم سے دور رہتے ہیں ۰:

جماعت دوئم میں وہ حکیم شامل ہیں جن کے ذریعے سے خدا عہد عتیق میں بولا - اور اُن کے ذریعہ سے شریعت ملی لیکن یاد رہے کہ انہوں نے آپ کو مطلق ایسے لاعلاج مرض یعنے گناہ کے حکیم حاذق ہونے کا دعویدار نہیں بنایا اگرچہ مریضان گناہ کے واسطے ایک طرح کا نسخہ تجویز فرمایا جو طریق شریعت ہے پر ساتھ ہی اُس سچے اور کامل حکیم کی خوشخبری سنائی کہ جس سے یہہ مرض دفع ہو سکتا ہے اور نشانات اور ایما و اشارات سے اُس بزرگ حکیم کے پہچاننے کی نشانیاں مختلف طور سے بیان کیں - اُن کی جماعت کے ممبر بھی تعداد میں کچھ کم نہیں گو پہلی جماعت کے بے شمار حکیموں سے درجہا کم ہیں - کیونکہ وہ تو بغیر سارٹیفکٹ اُن حکیموں کی مانند ہیں جنہوں نے عطاری کی دکان کھولکر دس روز خیر سکھ جیسی بازاری کتاب کا مطالعہ کیا کچھ اُس کا مطلب سمجھے اور کچھ نہ سمجھے لگے شربت بزوری اور شربت بنفشہ کے نسخے لکھنے - لیکن جماعت دوئم کے حکیم ایسے نہیں ہیں بلکہ وہ خدا کی جانب سے اُس کی شریعت کو ہم گنہگاروں تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں اور ایک طور سے اُس سچے حکیم کے منادی ہیں جس کے شفاخانہ میں ایسے لاعلاج مرض کا کامل معالجہ ہوتا ہے -

سوئم سچا حکیم جو مرض کا علاج بغیر کسی لالچ کے اپنے رحم سے کرتا ہے جس میں خودنمائی اور خودغرضی کی بو تک نہیں ہے جو مرض کی غایت تک پہونچتا ہے اور اُس کا علاج بالکل ٹھیک ہے - اے میرے پیارے ہموطنوں جن میں جبلی مادہ گناہ کا موجود ہے آپ کو کیسی خوشی ہو - اگر کوئی کامل حکیم ملجاوے جو اس سخت مرض کو بیخ و بن سے اکھاڑ ڈالے - کیونکہ تمام عالم میں گناہ کا مرض مثل ہلاہل کے ہر ایک بنی آدم کی روح و جان میں سرایت کر چکا ہے اور کوئی ایک انسان اس مرض موذی سے خالی نہیں آپ کو ضرور یہہ مرض ہے اور تمام عالم میں ضرور تھوڑا بہت اس مرض کی بابت سوچا جارہا ہے کہ کس طرح سے اس موذی بیماری سے چھٹکارا ہو - ذرا غور و فکر سے سوچو کہ اس مرض کے دفعیہ کے لئے کیسا بڑا حکیم درکار ہے وہ صادق اور سچا حکیم جو ایسے مرض کا علاج کرسکتا ہے صرف ایک ہی ہے اور دنیا میں اس کے آنے کی خبر زمانے کے شروع جب سے مرض نے قیام پکڑا دی گئی تھی اور وقت بوقت دہرائی بھی گئی - اور وقت موعود پر وہ سچا حکیم جسکی بابت بہت سے شریعت دینے والے سیکڑوں برس پیشتر گواہی دے چکے ہیں ظاہر ہوا اُس مبارک حکیم کا نام اسم بامسمی **خداوند یسوع مسیح** ہے یعنے نجات دینے والا ٹھہرایا گیا - کس سے نجات دینے والا؟ اس مہلک مرض گناہ سے نجات دینے والا سوائے اس نام کے اور کوئی نہیں جو اس میدان حکمت پر قدم آگے رکھے جس کے

سامنے سب حکیم شریعت دینے والے سرگموں میں اور نہایت بغرض کلام سے تمام جہان کے مریضوں کو اُسی مبارک حکیم کی طرف اشارہ کیا ہے - اُس کی خبر میں بذریعہ اس مضمون کے دیتا ہوں - یہہ حکیم اپنی شیریں اور پیاری آواز سے مریضان گناہ کو یوں کہکے اُنہیں پکارتا ہے اے تم جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا - میرا جوا اپنے اوپر لے لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں تو تم اپنے جیون میں آرام پاؤگے - کیونکہ میرا جوا ملایم اور میرا بوجھ ہلکا ہے (انجیل متی ۱۱ باب ۲۸ سے ۳۰ آیت تک) اور تشنگان آبحیات کو بلند آواز سے پکار کر کہتا ہے اے سب پیاسو پانی پاس آؤ میں تم کو زندگی کا پانی دیتا ہوں - یسعیاہ ۵۵ باب ۱ آیت - اُس کا دست فیض صرف چھونے ہی سے انسان کی نجاستی بیماری یعنے کوڑھ دور دفع کر دیتا ہے متی ۸ باب ۳ آیت اُس کی زبان مبارک سے صاف نکلتا ہے اے گنہگار تیرے گناہ معاف ہوئے متی ۹ باب ۲ آیت - وہ صاف طور سے ظاہر و آشکار کرتا ہے میں آیا ہوں کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈوں اور بچاؤں غرض بہر حال یہہ حکیم سرعام اس مرض کے علاج کا دعویٰ کرتا ہے اور مریضوں سے بامروت پیش آکر اُن کے مرض کو دور کرنا چاہتا ہے +

(باقی آئندہ)

آپکا مسیح میں بھائی ڈاکٹر بسنت سنگھ +

عیسائیوں کا جلسہ

ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ ۱۳ و ۱۴ اور ۱۵ ماہ حال میں لودیانہ مشن کمپونڈ میں عیسائیوں کا جلسہ فراہم ہوا جس میں بہت دور دور تک کے عیسائی ولایتی اور دیسی شریک ہوئے - دعا و نماز کے وقت گرجہ گھر میں جو ایک بڑی عمارت ہے حاضرین جلسہ کی سمائی بمشکل سے ہوتی تھی - عیسائی مرد عورتیں اور لڑکے بالے گروہ کے گروہ جگہہ بجگہہ نظر آتے تھے ایسی عیسائی مجلس دیکھکر دل میں خوشی پیدا ہوتی تھی - ایک دوسرے سے ملاقات کرکے اور محبت اور پیاری گفتگو کرکے ہر ایک کے چہرے سے خوشی کا اظہار ہوتا تھا +

اس جلسہ کا پروگرام پہلے سے چھپکر تقسیم ہو چکا تھا جس کے مطابق سوا ایک تبدیلی کے تمام کارروائی کی گئی - چیدہ چیدہ صاحبان جنکو منیجنگ کمیٹی نے تجویز فرمایا تھا جلسے کے چیرمین مقرر کئے گئے اور مشہور اور تجربہ کار صاحبان خاص خاص مضامین کے لئے چنے گئے کہ جن کے روحانی خیالات اور نادر بیانات سے حاضرین جلسہ کو بہت فائدہ حاصل ہوا - بعض کی تقریر ایسی زبردست اور پرتاثیر تھی کہ سامعین کے دلوں میں ان باتوں کی گہری اور بھاری تاثیر ہوئی - جس کا اظہار اکثر اُسی جگہہ بیٹھے بیٹھے کرتے تھے - اور بعض روحانی مزاج صاحبان نے ایسی شیریں زبانی اور خوش بیانی سے کلام کیا کہ اُن کی باتیں دل کو توڑتی اور شکستہ حالی تعمیر اور یقین ہے کہ جن دلوں پر وہ نقش ہو گئیں ہیں ہرگز ہرگز بھلائی نہ جاوینگی +

اول روز کی گفتگو علاوہ دُعا و بندگی کے وقتوں کے روح القدس کی بھرپوری کی نسبت ہوئی - روحانی مزاج خادم الدینوں نے جن کے دلوں میں روح کی آگ شعلہ زن تھی دوسروں کی دھیمی اور سلگتی آگ کو ایک طرح سے بھڑکا دیا - اور اُس وقت کی دُعاؤں کے وقت درحقیقت روح القدس کا خاص نزول معلوم ہوتا تھا - عمر رسیدہ اور تجربہ کار صاحبان نے جو کچھ اپنا ذاتی تجربہ اس کے بارے میں بیان کیا نہ صرف قابل سننے ہی کے تھا بلکہ روحانی مزاج بننے کے خواہاں کیلئے دلوں کے یاد رکھنے اور تقلید کرنے کے لئے ضرور تھا - اُمید ہے کہ اس گفتگو سے سبکو بڑا فائدہ ہوا ہوگا - درحقیقت جو فائدہ اس سے مجھکو حاصل ہوا میں بیان کرنے سے ڈرتا ہوں کہ شاید کوئی مبالغہ سمجھے - پر صرف اتنا کہنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ میرے دل میں اس نعمت عظمیٰ کے لئے زیادہ جگہہ ہو گئی - اور اُس کا جوش میرے دل میں بہ نسبت آگے کے بڑھتا ہوا معلوم دینے لگا - دوسرے روز کی گفتگو کے کئی مضامین تھے - جن میں سے ہر ایک پر بخوبی سوچا گیا اور گفتگو بھی ہوئی - لیکن زیادہ تر گفتگو روحانی زندگی کی تازگی و ترقی کی نسبت ہوئی - جس کی بابت بعض صاحبان نے بہت عمدہ اور بیش قیمت خیالات ظاہر کئے - جس سے اُمید ہے کہ بہتوں کو فائدہ پہنچا - تیسرے روز صبح کے وقت ایک انگریزی داں پادری صاحب نے جو ہندوستانی زبان نہ جانتے تھے ایک نہایت پرجوش اور پرتاثیر وعظ سنایا جس کے سننے سے لوگوں کو بہت فائدہ ہوا - اس کے بعد سنڈ کی کارروائی شروع ہونے سے پیشتر پادری سی - بی نیوٹن صاحب ڈی ڈی نے ایک پرتاثیر وعظ سنایا - جو نہایت مفید مطلب تھا اس کے بعد سنڈ کی کارروائی شروع ہوئی - جو اب تک ہو رہی ہے +

اس جلسہ میں زیادہ زور دعاؤں پر لگایا گیا جو ایک نہایت ضروری کام ہے - اور شام کے وقت ایک بھجن منڈلی بھی ہوا کرتی تھی جس میں بھجن گائے جاتے تھے +

اس میں کچھ شک نہیں کہ اس تمام کارروائی کا جو یہاں کی گئی ہے مدعا و مطلب یہہ ہی تھا کہ دعا و التماس کی جاوے تاکہ خدا کا فضل زیادہ تر نازل کیا جاوے تاکہ اس کا کام بلا روک ٹوک ہوتا چلا جاوے - اور لوگ نجات پانے کو بلائے جاویں - اور زمانوں کے چٹان میں پناہ گزین ہو کر محفوظ ہو جاویں - امید قوی ہے کہ سننے اور سنانے والوں پر اس موقعہ پر بڑی تاثیر ہوئی ہے - اور اگر اسی طرح پر کبھی جماعت سال بسال نہیں تو تین برس میں ایک دفعہ فراہم ہو جایا کرے جس سے بہت فائدہ ہوگا +

مراقم

یکے از حاضرین جلسہ

پادری جان علی صاحب کا انتقال پُرملال

اس ایام مصیبت انجام میں انتقال پرملال افضل العلما واکمل الفضلا جناب پادری جان علی صاحب کا تاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو بارادۂ حکیم علی الاطلاق وقوع میں آیا۔ ہم لوگوں کو یوسف کی مانند غم و رنج کے کوئیں میں ڈالا۔ بیقراری نے دل میں قرار کیا۔ تاب و طاقت تن سے فرار ہوئی۔ صاحب مغفور صبر و رحس ملک و وطن کے مشتاق تھے۔ اُس ملک و وطن کو تشریف لے گئے۔ بموجب آیات فلپیون تین باب ۲۰ "کیونکہ ہماری مملکت آسمان پر ہے جہاں سے نجات بخشنے والے خداوند یسوع مسیح کی راہ تکتے ہیں" عبرانیوں ۱۳ باب ۱۴ "کیونکہ ہمارا کوئی قایم رہنے والا شہر یہاں نہیں۔ ہم تو اُس شہر کو جو آنے والا ہے ڈھونڈتے ہیں" ہر غافل و عاقل کو اسی سٹ ہراہ پر گذرنا ہے۔ پاؤں کو دامن صبر میں کھینچ کے لب بچون و چرا نچاہئے کھولنا۔ اور دائرہ رضائے الٰہی سے پاؤں کو باہر نچاہئے رکھنا۔ جناب فیضمآب پادری رابرٹ نوبل صاحب نے ایک سکول مچھلی بندر میں واسطے تعلیم شرفا و نجبا کی ۲۱ نومبر ۱۸۴۳ء میں جاری کیا۔ نو برس تک کوئی طالب علم مشرف بدین مسیحی نہیں ہوا۔ ۲۳ مارچ ۱۸۵۲ء کو بفضلہ تعالیٰ تین طلبہ مشرف بدین مسیحی ہوئے منجملہ اُن کی ایک جناب جنت نشین تھے۔ بعد از چند سال بعہدہ انجنیری ممتاز ہوئے۔ پس ازاں برخصت فرلو ولایت کو تشریف لے گئے۔ کیمبرج کالج میں درجہ ایم اے حاصل کیا۔ چرچ مشنری سوسایٹی نے بتاریخ ۱۷ جولائی ۱۸۶۰ء جناب فردوس مکان کو بمبئی کے لئے مشنری مقرر کر کے روانہ کیا۔ جناب مرحوم نے بمبئی میں ایک بورڈنگ سکول نوجوان مسیحیوں کے لئے کھولا۔ اور اہل اسلام کے درمیان پانچ برس تک کام کر کے ۱۸۶۲ء کو پھر روانہ ولایت ہوئے۔ بعد ازاں بدرخواست دس سالہ مشنری کانفرنس کلکتہ ۹ جنوری ۱۸۶۳ء کو ملک بنگالہ کے اہل اسلام کے درمیان کام کرنے کے لئے روانہ کئے گئے۔ ۲۲ مارچ ۱۸۶۴ء کو وارد کلکتہ ہو کر اپنے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کا کام بدل و جان کرنے لگے۔ تا بیماری بجانفشانی کام سنٹے بازار و مٹیا برج کے سکولوں کا کرتے رہے۔ اور اولڈ چرچ میں بھی کام کرتے تھے۔ اور زنانہ مشن کے نہایت معاون تھے۔ جناب مرحوم میدان جنگ میں اچھی لڑائی لڑ کر اور دوڑ کو تمام کر کے اور راستبازی کا تاج حاصل کر کے اپنے سردار کاہن مسیح کے پاس گئے۔ فی الحقیقت ہم لوگوں کے لئے بہت اچھے نمونہ تھے۔ بلکہ بعض یورپین مشنریوں نے خصوصاً جناب بشپ پاکر صاحب علیین مکان نے بھی اُن کے نقش قدم پر قدم رکھا۔ منجملہ اوصاف حمیدہ سے ایک وصف اُن میں یہہ تھا کہ پورے انگریز اور پورے ہندوستانی تھے۔

راقمہ مِس ملوانی

اطلاع ضروری

سلسلہ کے لئے نور افشاں مورخہ ۱۴ ستمبر سنہ حال کے صفحہ ۸ میں اشتہار دیکھو) بوقت اشتہار کل زر چندہ ڈیڈ کرسچن بورڈنگ فنڈ کا سیز گمز ہینک بھنڈارہ میں بہ تفصیل ذیل جمع تھا۔

چندہ عام پنجاب کا	خاص ضلع امرتسر کے لئے	میزان	ممالک مغربی و شمالی کا	میزان کل
ر ؏ [illegible]	ماھہ ۸ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سو تحصیل تاریخ ۱۲ ستمبر ۱۸۹۴ء تک [illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان		[illegible]	[illegible]	[illegible]

وضع کمیشن منی آرڈر روانگی	[illegible]	۸ر	[illegible]
باقی روپیہ جو بموجب اشتہار مذکور کے ایجوکیشن ایسوسیشن پنجاب بمقام لاہور اور ممالک مغربی و شمالی کا ایسوسیشن الٰہ آباد کو بھیجا گیا ۱۳ر اکتوبر ۱۸۹۴ء کو	[illegible]	[illegible]	[illegible]

العبد

صفدر علی از بھنڈارہ

تین غلطیاں

۱۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کے مخزن مسیحی میں بندہ کا ایک مضمون چھاپا گیا اور حال میں وہی مضمون بطور گشتی کے ہی مسیحی بھائیوں کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔ دونوں میں حسب ذیل تین لفظ غلط چھپے ہیں جن کی اصلاح کے لئے الفاظ صحیح لکھے جاتے ہیں اور یہہ بھی عرض کرنا مجھے ضرور ہے کہ تیسری غلطی بڑی بھاری غلطی ہے جس سے مضمون کا مطلب درہم برہم ہو جاتا ہے۔ مسیحی بھائی ازراہ کرم مجھے معذور فرمائیں۔

آخر میں بندہ اُن مسیحی بھائیوں سے گذارش کرتا ہے جن کی خدمت میں وہ مضمون پہنچا ہے۔ کہ ضرور بالضرور اُس اشد ضروری کام میں آپ بھی مدد کریں اور اپنے سوا جن جن مسیحی بھائیوں کو اُس کام کی انجام دہی کے قابل سمجھیں انہیں آمادہ کریں کہ اُس کام میں مدد کریں۔ اور ہم ملکر دعا کریں کہ خداوند اس کام پر اپنی برکت بخشے۔ آمین

نمبر اُس مضمون کے فقروں کے	غلط لفظ	صحیح لفظ
۲	پھیلے	پھیلی
۲	مُستار	مُستتار
۳	ملکی کی قومی عیسائیوں کو۔	ملکی اور قومی بھائیوں کو

راقم صفدر علی از بھنڈارہ

سیّاح صاحب کا جواب

سیاح صاحب نے دو بار نورافشاں میں کسی بھائی کے خانگی کسی معاملہ میں مجھ سے بھی صلاح چاہی ہے۔ لیکن نہ سیاح صاحب کا نام و نشان معلوم ہے نہ فریق معاملہ کی سکونت کا پتہ۔ اس لئے اطلاع دی جاتی ہے کہ میں صلاح دینے کو طیار ہوں خط و کتابت مجھ سے کریں ؛

راقم

صفدر علی از بعض ادارہ ممالک متوسط ؛

منقولات

امیر عبدالرحمن خان کے وعدے پورے ہوئے ہیں

امیر عبدالرحمن خان جب امیر شیر علیخان سے زک پاکر بھاگے ہیں تو اُن کے ساتھ کل سو سوار تھے۔ چونکہ شیر علی خان کی فوج نے انکا تعاقب کیا تھا اس لئے یہہ شکست کھانے کے بعد کئی میل تک برابر چلے گئے۔ جب اُنہوں نے خیال کیا کہ اب ہم مخالف گروہ کے قبضہ سے نکل گئے تو ایک جگہہ قیام کیا۔ گھوڑے بالکل تھک گئے تھے اور اس برگشتہ بخت قافلہ کا بھوک اور پیاس سے تباہ حال تھا۔ امیر صاحب نے اپنے ایک رفیق سے دریافت کیا کہ اگر یہاں کسی شخص کے پاس کچھ کھانے پینے کی چیز ہو تو ہمارے لئے لے آؤ۔ لیکن یہہ وقت ایسا تھا کہ کسی شخص کے پاس کوئی چیز نہیں نکلی۔ البتہ ایک شخص کے پاس تھوڑی سی چا تھی جو امیر صاحب نے چا بہت رغبت سے بنوائی اور مٹھاس نہونے کی وجہہ سے پھیکی ہی پی۔ تھوڑی دیر کے بعد اسی جگہہ ایک دہقان آیا اور اُس نے امیر صاحب کو ایک سردار سمجھ کے یہہ کہا کہ آج آپ میری دعوت قبول فرماکر مجھے عزت بخشیں امیر صاحب نے اس دہقان کے خلوص اور مہمان نوازی سے اُس کی دعوت کو بہت خوشی کے ساتھ قبول کیا۔ اُس نے ایک دُنبہ ذبح کیا اور امیر صاحب کے لئے پلاؤ تیار کیا۔ امیر صاحب کبھی کبھی (ابتک) یہہ کہتے ہیں کہ مجھے آجتک کسی کھانے نے ایسا مزا نہیں دیا جیسا کہ شکست کے دن اس دہقان کے پلاؤ نے دیا تھا۔ جب امیر صاحب کھانے سے فارغ ہوئے تو اُس دہقان سے کہا کہ میں فلاں شخص ہوں اگر مجھے خدا نے تخت افغانستان پر قبضہ دیا تو میں تیرے ساتھ اچھا سلوک کرونگا دہقان نے امیر صاحب سے یہہ بات چاہی کہ آپ مجھے ایک رقعہ اپنے دستخط سے عطا فرماویں تاکہ ایسے موقع پر میں آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ امیر صاحب نے ایک دبیر کو بلایا اور اُس سے ایک رقعہ لکھوایا (جس میں اس دہقانی کا نام مع ولدیت و سکونت کے درج تھا) اور اپنے دستخط کرکے اس دہقانی میزبان کے حوالہ کیا۔ پھر یہاں سے بخارا کیطرف گئے اور بخارا پہنچکر دو افغان سرداروں کو امیر بخارا کے پاس بھیجا ان دونوں نے امیر صاحب کے بخارا میں آنے کا حال امیر بخارا سے بیان کیا۔ لیکن اُس نے نہایت بے اعتنائی کا برتاؤ کیا اور کہا کہ امیر شیر علی خاں کے ساتھ میری دوستی ہے اس وجہہ سے میں عبدالرحمن خان کو اپنا مہمان نہیں بنا سکتا۔ دونوں افسر مایوسی کے ساتھہ واپس آئے اور امیر صاحب کو مشورہ دیا کہ بخارا کو چھوڑ دیں امیر صاحب نے اپنے سرداروں کے مشورہ سے بخارا کو چھوڑ دیا اور ایک دوسرے مقام میں سکونت اختیار کی اور جو کچھ جواہر اُن کے پاس تھے اُنہیں نہایت ارزاں فروخت کرکے عسرت کے ساتھہ بسر کرنے لگے لیکن یہہ دونوں سردار جو امیر بخارا کے پاس گئے تھے بغیر اطلاع دئے ایک روز امیر صاحب سے جدا ہو گئے اور روسی افسروں کے پاس جاکر امیر صاحب کا حال بیان کیا۔ ان لوگوں نے اس بات کو بہت غنیمت سمجھا اور زار کو اطلاع دی جس نے وسط ایشیا کی مصلحتوں پر نظر کرکے امیر صاحب کو اپنا مہمان بنانے پر رضامندی ظاہر کی اور ان کی رہایش کے لئے ایک باغ اور کچھہ وظیفہ مقرر کر دیا اور اُن سے کہلا بھیجا کہ آپ میرے ملک میں آجائیں امیر صاحب جب وہاں پہنچے تو اپنے سرداروں کو دیکھکر بہت خوش ہوئے لیکن سلطنت کی طرف سے مایوسی ظاہر کرنے والے الفاظ زبان سے نکالے۔ دس بارہ برس تک امیر صاحب نے اسی جگہہ قیام کیا۔ ایک دن رات کو امیر صاحب نے خواب دیکھا کہ کچھہ لوگ افغانستان کی طرف سے میرا استقبال کرتے ہیں اور میری سلامی کی توپیں چھوڑتے ہیں۔ صبح کو امیر صاحب نے یہہ خواب اپنے سرداروں کے سامنے بیان کیا۔ اس خواب پر ایک مہینہ نہ گذرا تھا کہ امیر شیر علی خان کے انتقال کی خبر سُنی گئی۔ پھر تھوڑے عرصہ کے بعد ایک ہراتی جرنیل نے جس نے سردار اسحاق خان کے بھائی کو مار ڈالا تھا اور تخت افغانستان سے باغی ہو گیا :: امیر صاحب کے پاس ایک آدمی بھیجا اور کہا کہ میں آپ کے ساتھہ ہوں۔ آپ افغانستان میں تشریف لائیں اور کابل پر قبضہ کریں۔ امیر صاحب نے جواب میں یہہ لکھہ بھیجا کہ تم میرے ساتھہ شرعی عہد کرو تو میں آنے کے لئے تیار ہوں۔ اس کے جواب میں سردار موصوف نے نہایت اطمینان دلانے والے الفاظ لکھے اور عہد کیا کہ میں آپ کے ساتھہ کبھی ضرر پہنچانے والا ارادہ نہیں رکھوں گا۔ اس تحریر پر امیر صاحب ہرات کی طرف روانہ ہوئے۔ جب ہرات کے قریب پہنچے تو اس جرنیل نے تین پلٹنوں اور دو رسالوں کے ساتھ امیر صاحب کا استقبال کیا اور وہ یہہ جمعیت تھی جسے امیر صاحب کے اقبال کی کنجی کہنا بیجا نہوگا۔ گو اس کے بعد واقعات تو بہت سے پیش آئے لیکن ہم ان سب کو اس جگہہ چھوڑ دیتے ہیں۔ بہر حال اب ہم دیکھہ رہے ہیں کہ امیر صاحب اپنے اقبال اور تدبیر کے زور سے تخت افغانستان پر بیٹھے حکمرانی کر رہے ہیں اور عرض بیگی نے اُن کے سامنے

ایک بڈھے دہقانی کو پیش کیا ہے جو کہہ رہا ہے کہ "اے ہمارے سردار تجھے یاد ہے کہ تو نے کسی شخص کے ساتھ فلاں جنگل میں کوئی وعدہ کیا تھا" امیر صاحب اس وقت سلام خانہ میں ہیں اور درباری سرداروں کا ہجوم ہے لیکن دہقانی کے جملے نے امیر صاحب کو متحیر کر دیا ہے تھوڑی دیر کے بعد امیر صاحب نے کہا کہ مجھے یاد نہیں آیا پھر اُس بوڑھے شخص نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے ایک کاغذ نکال کر امیر صاحب کو دیا جسے امیر صاحب نے نہایت غور سے دیکھا اور دفعتاً اُس بوڑھے شخص کا ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس بلا لیا اور جبتک وہ کابل میں رہا امیر صاحب اسے اپنے ساتھ دونوں وقت کھانا کھلاتے رہے حالانکہ امیر صاحب اپنے ساتھ کسی شخص کو کھانا نہیں کھلاتے بہر حال امیر صاحب کو جب سے یہہ معلوم ہوا کہ یہہ بڈھا شخص وہی ہے جس نے میری دعوت کی تھی اور جسے میں نے ایک رقعہ لکھ دیا تھا تو اُس وقت سے اُس شخص پر بہت ہی مہربانی کرنے لگے۔ علاوہ انعام و اکرام کے تین ہزار روپیہ سال اور بیس خروار غلہ اوس کے لئے مقرر کیا۔ نیز اُس کی زمین کو ہمیشہ کے لئے لگان سے بری کیا۔ ہم نے یہہ مختصر حال صرف اسی قصد کی غرض سے لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر صاحب اپنے قول کے سچے اور وعدے کے پورے مستقل مزاج حکمراں ہیں۔ اس لئے ہم یقین نہیں کر سکتے کہ جو عہد اُنہوں نے ہماری گورنمنٹ کے ساتھ کیا ہے اسے روس کی وجہہ سے توڑ ڈالیں اور ہماری دوستی پر روس کی دوستی کو ترجیح دیں۔

جنگِ چین و جاپان

تازہ خبر ہے کہ جاپانیوں نے مقام ماتن لنگ پر ایک سخت شکست کھائی ہے جاپانی حملہ آور تھے سخت جنگ ہوئی۔ آخر چینیوں نے کئی میل تک تعاقب کیا پورٹ آرتھر اب تک جاپان قابض نہیں ہو سکا چینی سرگرمی سے اسے محفوظ کر رہے ہیں قلعہ بندی بھی خوب کی ہے اور ایک سو مزید توپیں عمدہ موقعوں پر قایم کی گئی ہیں۔

واقعاتِ ہند

پیشۂ دلّالی اور ہندوستانی بازاروں کی بلا

نہایت تعجب ہے کہ نہ گورنمنٹ اور نہ میونسپلٹیوں کو اس ہندوستانی بازاروں کی بدتہذیبی کی طرف کبھی توجہہ ہوئی۔ عدالت کے دلال جو وکلا کے پاس مقدمات لے جاتے ہیں تعجب ہے کہ اُنکے استیصال کے قانون جاری کئے جاویں حالانکہ یہہ عدالتی دلال جو وکلا سے فیس میں حصہ بٹاتے ہیں بالکل مفت و بیجا نہیں لیتے کچھہ کام کرتے ہیں اہل مقدمات کو ڈھونڈ کر وکلا کے پاس پہنچا دیتے ہیں اہل مقدمات کو اس حیرانی سے بچا دیتے ہیں کہ وکلا کی جستجو میں اِدھر اُدھر بھٹکتے پھریں اور وکلا کو یہہ مدد دیتے ہیں کہ گھر بیٹھے اُن کی خدمات کا خریدار اُن کے پاس پہنچا دیتے ہیں۔ مگر یہہ دلال جو مثل۔ بنارس۔ لکھنؤ الٰہ آباد وغیرہ شہروں میں خریداروں کی جیب و جان کا وبال ہیں کوئی بتلائے کہ اُنہوں نے جو کم از کم فی روپیہ ایک خریدار کے سر اپنا جزیہ مقرر کر رکھا ہے اور اگر وہ کہیں دلالوں کے گھیرانے اور دوکاندار کی لسانی میں آ گیا تو کورے اُسترے سے اُس کا سر مونڈا جاتا ہے۔ اگر فی روپیہ خریدار کو ۸؍ بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ ٹھگوا دیا تو اسی مناسبت سے دلال کا بھی بھلا ہوتا ہے۔ اب کوئی پوچھے کہ یہہ کس محنت کا دلال نے صلہ پایا خریدار بازار میں پہنچ گیا جس دوکان سے اُسے سودا لینا ہے وہ اُس کے محاذی کھڑا ہے اور دلال کو کہہ رہا ہے کہ خدا کے واسطے میرا پیچھا نہ کر اور اگر دلال نے دیکھا کہ خریدار بھڑک جائیگا تو دس قدم اس کے آگے پیچھے دوکانوں پر اشارہ کرتے چلے جاتے ہیں بس ان کی دلالی ہو گئی اور اب ممکن نہیں کہ دوکاندار جو سودا بیچے وہ سوا اپنے نفع کے کم از کم فی روپیہ ایک پیسہ حق دلالی خریدار سے نہ بڑھائے۔ اب یہہ [illegible] فی صدی اگر استحصال بالجبر نہیں تو اور کیا ہے۔ اور چونکہ دلال عموماً اُن دوکانداروں کے اہل برادری ہوتے ہیں اُنہوں نے خریداروں کے لوٹنے کو یہہ اکا کر رکھا ہے کہ جہاں جس خریدار کی نسبت دلال نے آنکھہ یا ہاتھہ کا اشارہ دیدیا اُس کی دلالی کھری ہو گئی۔

قدیم الایام سے جو پیشہ دلالی رائج ہوا تھا وہ اُس وجہہ سے کہ دلال خریدار و سوداگر کے درمیان ایک واسطہ درمیانی تھا خریدار کو ایک قسم کے مال کی ضرورت ہوئی اب اگر وہ دلال سے نہ کہتا تو خود تمام شہر میں اُسے ڈھونڈنا پڑتا کہ فلاں قسم کی چیز کہاں بکتی ہے۔ علی ہذا سوداگر نے دلال کو اپنے مال کا نمونہ دیدیا اور خریدار و سوداگر دونوں کو معلوم ہے کہ فلاں شخص دلالی کرتا ہے۔ دونوں نے دلال سے رجوع کیا اور بغیر زحمت تفتیش بلکہ خریدار اپنے گھر پر ہے اور سوداگر اپنے گھر پر سودا ہو گیا اور اسی قسم کے دلال کلکتہ اور بمبئی میں ہیں اور جن کے بڑے بڑے دفاتر ہیں اور لاکھوں کروڑوں کی ساکھہ رکھتے ہیں مگر برخلاف ان کے یہہ دلال جو مکھیوں کی طرح اضلاع شمالی و مغربی و پنجاب کے بازاروں میں بھٹکتے پھرتے ہیں ان کی آجتک کسی نے کوئی تدبیر نہیں کی۔ الٰہ آباد میں چوک میں دلالوں کی جماعت کوئی ہزار ڈیڑھ ہزار سے زیادہ ہوگی اور اعلیٰ درجہ کی ذکی بلکہ اول نمبر کے بدچلن اور اوباش۔ اور یہی کیفیت لکھنؤ کے دلالوں کی ہے بار ہا بیچارہ خریدار ان کے ہاتھوں سے بے آبرو ہو جاتا ہے اور جس دوکان پر وہ گیا اور اُن کے جانے کے سبب سے دوکاندار نے نرخ بڑھا جو چیز کہ ۸؍ کو علی العموم بکتی ہے اُس کے ۱؍ یا ۱۲؍ بلکہ روپیہ مانگا خریدار نے دل میں سوچا کہ کہاں تک کم قیمت کہوں گا۔ اس سے بہتر ہے سودا ہی نہ لوں اور حضرات دلال کو غصہ آیا اور اس بے لیاقتی کی اور بیچارے کی آبرو خاک میں ملا دی۔

سر بازار ڈنکے کی چوٹ کوتوالی کے نیچے دن دوپہرے استحصال بالجبر ہوتا ہے اور نہ پولیس اس کا تدارک کرتی ہے نہ گورنمنٹ۔ نہ میونسپل کمیٹیاں۔

فرانس میں گھوڑے

فرانس میں تیس لاکھ گھوڑے پائے جاتے ہیں جنکی مجموعی قیمت ایک ارب ۳۶ کروڑ۔ دس لاکھ فرانک ہوئی اور جرمنی میں اس سے بھی زیادہ گھوڑے ہیں با ایں ہمہ فرانس میں سو آدمی پیچھے آٹھ گھوڑے اور جرمنی میں سو آدمی پیچھے ۱/۲ ۷ گھوڑے پڑتے ہیں فرانسیسی رسالہ میں ڈیڑھ لاکھ گھوڑا ہے اور کوئی آٹھ لاکھ گھوڑا شہروں کے کام میں ہوگا۔ باقیماندہ جانوروں سے کاشتکاری کا کام لیا جاتا ہے علاوہ میں پیرس میں ستر ہزار گھوڑے تھے لیکن اب خاص شہر پیرس میں ایک لاکھ بیس ہزار گھوڑے پائے جاتے ہیں

چین میں بطخیں

کہتے ہیں کہ چین میں بطخیں اس قدر ہیں کہ اتنی کل دنیا میں بھی نہوں گی ہر ایک کھیت میں اُنہیں رکھتے ہیں پرایوٹ جگہوں جھیلوں اور دریاؤں اور ندی نالوں پر پالتے ہیں۔ اکثر کشتیوں پر دو دو ہزار کا جھنڈ ہوتا ہے ان کے انڈے ایک خاص غذا ہیں بعض بعض جگہوں میں ایک ایک جگہہ میں ہر سال پچاس ہزار بچے ہوتے ہیں عام قصبوں گاؤں اور شہروں میں نمکین اور دھوئیں میں سکھائی ہوئی بطخیں بیچی جاتی ہیں اور اکثر باہر بھیجی جاتی ہیں جہاں سکونت پذیر ہیں۔

یک پہیہ گاڑی

فی الحال بائیسکل میں یہہ اضافہ ہوا ہے کہ دو پہیئے کے بدلے ایک پہیا لگاکر اس طرح کی گاڑی بنائی گئی ہے جو ایک مرتبہ لنگر کو حرکت دیدینے کے بعد خود ہی اپنے پرزوں کے ذریعے چلتی رہتی ہے۔ سوار کا جسم آگے کی طرف ابھرا رہتا ہے تو اُس سے پہیا خود بخود چکر کھاتا جاتا ہے اور اگر سوار اپنے جسم کا زور پیچھے کی طرف ڈالتا ہے تو گاڑی رک جاتی ہے اور موڑ پر پھیرنے کے لئے یہہ ترکیب رکھی گئی ہے کہ اگر داہنی جانب پھیرنا چاہے تو داہنے پہلو کی طرف جسم کا زور دیدے اور بائیں طرف پھیرنا چاہے تو ادہر جسم کا بارڈالدے پہیا چھہ فیٹ کے قطر کا ہے اور ۱۰۵ پونڈ وزن ہے۔

مصنوعی رُوئی

فرانس سے خبر آئی ہے کہ وہاں ایک طور کی مصنوعی روئی تیار کی گئی ہے جو قدرتی روئی سے کہیں زیادہ سستی و مضبوط ہوتی ہے۔ یہہ روئی دیودار کی لکڑی سے تیار کی جاتی ہے۔ اس کے ریشے ریشے الگ کردے جاتے ہیں بعد ازاں بائی سلفٹ آف سوڈ اور کلورائڈ آف لایم کے محلول کو ملاکر اس کو جوش دیتے ہیں اس سے خالص لبدی علیحدہ ہوجاتی ہے اور پہر کلورائد آف زنک اور رینڈی کا تیل اس میں ملادیتے ہیں جس سے وہ شل لئی کے ہوجاتی ہے اور اس لئی کو سوئیوں کی طرح سوراخدار چھلنی کے اندر ڈالکر نالوں کی شکل میں کرلیتے ہیں اور جو روئیں نکلتے ہیں وہی روئی کا کام دیتے ہیں۔

فیاض لیڈی

بائی دین بائی نصروانجی صاحبہ نے جو بمبئی کی نہایت مالدار اور فیاض لیڈی ہیں ۷۵ ہزار کی لاگت سے ایک صحت گاہ خاص پارسیوں کے لئے مقام دوس کے متصل بنوائی ہے یہہ عمارت ۲۰ نومبر کو افتتاح کی جاویگی۔ جنابہ موصوف نے خاص پارسیوں کے لئے ایک مرگھٹ بھی ستر ہزار کی لاگت سے تعمیر کرایا ہے جو حال ہی میں مذہبی کروفر کے ساتھہ جاری کیا گیا ہے۔ بائی صاحبہ نے بمبئی میونسپلٹی سے درخواست کی تھی کہ ایک خاص مقام پر اہل شہر کے فائدہ کے لئے ایک لائبریری اور پبلک ہال بنوادے جس کا کل خرچ وہ اپنے پاس سے دینگی۔ میونسپلٹی نے چند شرطیں بھی شرائط کی وجہہ سے اس درخواست کو نامنظور کیا تھا۔ اب تازہ خبر ہے کہ جنابہ موصوف نے پھر درخواست کی ہے کہ ہم اس لائبریری اور کتب خانہ کی تعمیر کے لئے ساڑھے سات لاکھ روپیہ دینا منظور کرتی ہیں۔ کمیٹی کو اختیار ہے کہ گورنمنٹ کی منظوری سے کوئی باموقع مقام تجویز کرے لیکن میونسپلٹی کو اسبات کا وعدہ دینا ہوگا کہ وہ لائبریری کو برابر ترقی دیکر یہانتک پہنچاویگی کہ اس کے انتظام پر بارہ ہزار روپیہ سال تک خرچ کرے اور اس خرچ کی ذمہ دار بائی صاحبہ نہ ہونگی اور نہ وہ ساڑھے سات لاکھ میں سے ایک کوڑی بھی اس خرچ پر صرف کرینگی۔

ابکاری سے مخالفت

قلمرو بڑودہ کے مقام نوساری سے ایک عجیب خبر ہندو مہاجنوں کے اتفاق کی نسبت موصول ہوئی ہے جو خالی از دلچسپی نہیں ہے۔ وہاں کے سررشتہ آبکاری کی جدید پالیسی سے عام ناراضی ہے جس کے اظہار میں مہاجنوں نے کمیٹی کرکے قسم کھائی ہے کہ ہم لوگ شراب یا تاڑی مطلق نہیں پئیں گے۔ ان لوگوں نے اس قاعدہ کی تعمیل کی غرض سے مخبر مقرر کئے ہیں اور یہہ انتظام کیا ہے کہ مخبر جتنے لوگوں کا پتہ لگائیں گے اُتنے روپے اُن کو بطور حق خدمت کے دئے جائیں گے۔ ایسے لوگوں کو تنبیہ کے طور پر دس روپیہ جرمانہ کیا جاتا ہے اور یہہ رقم پنچایت کے جنرل فنڈ میں جمع ہوتی لیکن جو لوگ بوجہہ مفلسی کے اس قدر جرمانہ کے ادا کرنے کی مقدرت سے محروم ہیں ان کے ساتھہ دوسری طرح برتاؤ کیا جاتا ہے۔ کیا معنے کہ ایک مونچھہ اور نصف داڑھی مونڈکر چہرے کو رنگتے ہیں اور اُس کو گدھے پر سوار کرکے شہر میں گھماتے ہیں۔ پچھلے ہفتہ کا ذکر ہے کہ دوشنبہ کے روز ایک کمھار کو یہہ سزا دیگئی لیکن نامہ نگار لکھتا ہے کہ کمھار اس حال میں بظاہر خوش نظر آتا تھا کیونکہ وہ ہنس مکھہ چہرے سے دائیں بائیں کے لوگوں کو جو جم غفیر میں اس کے ساتھہ بازار

بازار پھرتے ہوئے تماشا دیکھتے تھے دونوں ہاتھوں سے سلامیں کرتا ہوا جاتا تھا۔ شراب فروش اس طریق سے سخت آزردہ ہیں اور وہ مخبروں کا پتہ لگاتے ہیں اور جہاں کسی مخبر کو پاتے ہیں وہیں مارپیٹ سے اُس کی گت بناتے ہیں۔ ایک پارسی ڈنکشیو نے چار پارسی شراب فروشوں پر مارپیٹ کرنے کا مقدمہ دائر کیا ہے اور ملزموں کے نام سمن نافذ کیا گیا ہے۔ ہندوؤں نے اب معلوم کیا ہے کہ ایام دیوالی میں پندرہ بیس ہزار روپیہ کی بچت ہوئی ہے جو روپیہ کہ وہ ان ایام کی خوشی میں شراب اور تاڑی وغیرہ پر صرف کرتے تھے نامہ نگار اس بات کو دیکھکر تعجب اور خوشی ظاہر کرتا ہے کہ جو لوگ شراب کے مدت سے عادی تھے وہ بھی عہد مذکور کے پابند ہو کر شراب سے قطعی پرہیز کر رہے ہیں اور ان کے رویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آیندہ وہ اُس عہد پر ہمیشہ کے لئے کاربند ہوں گے۔ (عام)

ہوس آف لارڈز کی لڑائی

لارڈ روزبری صاحب وزیر اعظم انگلستان نے ہوس آف لارڈز کی ضروری اصلاح کی نسبت آخر کار اپنی رائے ظاہر کی اور اس رائے پر وہ فوراً عملدرآمد کیا چاہتے ہیں۔ صاحب موصوف کہتے ہیں کہ ہوس آف لارڈز موجودہ صورت میں فقط فرقہ کنسرویٹیو سے بھرا ہوا ہے اور چونکہ ہوس آف کامنز کا کوئی قانون بغیر منظوری ہوس آف لارڈز کے پاس نہیں ہو سکتا اس لئے جو قانون فرقہ لبرل کی طرف سے منظور ہو کر پیش کئے جاتے ہیں ہوس آف لارڈز فقط پارٹی فیلنگ کی وجہ سے اس کو فوراً نامنظور کر دیتا ہے۔ لارڈ روزبری صاحب نے کہا کہ اگر اس سخت اشتعالک بخش حالت کی جلد اصلاح نہ کی گئی تو انقلاب کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ ہوس آف کامنز میں تمام ممبر اہل ملک کے انتخاب سے داخل ہوتے ہیں۔ پس ہوس آف کامنز کی رائے ملک کی رائے ہے لیکن ہوس آف لارڈز کے اکثر ممبر کنسرویٹو ہیں اور وہ ملک کی رائے کو نہایت بے پروائی سے روک دیتے ہیں اور خارج کر دیتے ہیں جو اہل ملک کے لئے بعض وقت محض ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ ہوس آف کامنز کے ممبر اپنی بابوں کے لئے اہل ملک کے جوابدہ ہیں کیونکہ اگر وہ اہل ملک کی رائے کے خلاف کام کریں گے تو دوسرے انتخاب میں رعایا لوگ دوسرے ممبروں کو منتخب کریں گے لیکن ہوس آف لارڈز کے ممبر کسی کے جوابدہ نہیں ہیں۔ وہ ملک کی رائے سے ہوس آف لارڈز میں داخل نہیں ہوتے بلکہ پشتینی حق سے ممبر کہلاتے ہیں اس لئے جو خیال میں آتا ہے کر گذرتے ہیں۔ صاحب ممدوح نے کہا کہ قانون بنانے کا حق صرف ہوس آف کامنز کو رہنا چاہئے اور ہوس آف لارڈز کو اختیار نہیں ہونا چاہئے کہ رعایائے ملک کے جوابدہ قایمقام جو قانون سخت کوشش اور محنت سے مرتب کریں لارڈ لوگ چپکے سے اس کو نامنظور کر دیں۔ لارڈ روزبری صاحب نے کمال بہادری سے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ آیندہ اجلاس پارلیمنٹ میں وہ سب سے پہلے ہوس آف لارڈز کی اصلاح کی تجویز پیش کریں گے اگر وہ تجویز کثرت رائے سے منظور کی گئی تو فبہا۔ اگر منظور نہ ہوئی تو وہ اسی معاملہ پر پارلیمنٹ کو برخاست کر کے نئے انتخاب کا حکم دیں گے اور اُس وقت دیکھینگے کہ اہل ملک اس اصلاح میں اُن کے ساتھ متفق ہیں۔ اگر جدید انتخاب میں لبرل فریق کی مجارٹی بڑھ گئی تو بیشک موثر طور پر ہوس آف لارڈز کی اصلاح کی جاویگی اور لارڈ ممدوح نے کہا کہ برٹش گورنمنٹ کے استقلال اور ترقی کے لئے اس اصلاح کی سخت ضرورت ہے ورنہ رعایا جو لارڈوں کی بے اعتنائی سے سخت تنگ آ کر اندر اندر سے پر جوش ہو رہی ہے اندیشہ ہے کہ قانون کو ہاتھ میں لے کر صورت انقلاب پیدا نہ کر دے۔

لارڈ روزبری صاحب کی اس صاف اور پرجوش تقریر پر کنسرویٹو لوگ بہت بھڑ بھڑائے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ آئرش ہوم رول کے مسودہ قانون کے پاس کرنے کے ہتکنڈے ہیں اور ہتکنڈوں سے مقصد مذکور بر آنا مشکل ہے لارڈ روزبری صاحب کی تقریر کے جواب میں کنسرویٹو فرقہ کے سرگروہ لارڈ سالسبری صاحب نے ایڈنبرا میں ایک تقریر کی۔ اُنہوں نے اپنی سپیچ میں اُس پالیسی کی تائید کی جس کی پیروی ہوس آف لارڈز نے ابتک کی ہے اور یہ بیان کیا کہ صرف جسمانی قوت پارلیمنٹ کی اس ہوس کو تہ و بالا کر سکتی ہے لیکن صاحب موصوف کو یقین ہے کہ ملک ہرگز اس کی جانب رجوع نہ کرے گا۔ ہوس آف لارڈز کی ضرورت کے ذکر میں صاحب موصوف نے اُس رزولیوشن کا حوالہ دیا جو ہوس آف کامنز نے حال میں ہندوستان کی نسبت پاس کئے ہیں اور گو اُن رزولیوشنوں کا نتیجہ صرف تحقیقات کے کمیشنوں کا تقرر ہوا ہے مگر اُنہوں نے فرمایا کہ گورنمنٹ ہندوستان کی بنیاد کو ہلا دیا ہے۔ اگر ہوس آف لارڈز سلطنت انگریزی کی موجودہ پارلیمنٹ کا حصہ ہونے سے خارج کر دیا جاوے تو ہر ایک فرقہ ہوس میں اس قسم کی تجویزوں کو منظور کرا سکیگا جو سلطنت ہندوستان میں انقلاب کے باعث ہوں۔ صاحب موصوف نے اپنی گفتگو کے خاتمہ پر یہ بیان کیا کہ ایک خود مختار ہوس آف کامنز ہرگز ہندوستان پر بخوبی حکمرانی نہیں کر سکتا ہے۔

ریلوے سفر کی تکالیف

اس بات کو ہر ایک شخص جانتا ہے کہ یہاں کی ریلوے میں تیسرے درجہ کے مسافروں کو آرام سے جگہ نہیں ملتی اور علاوہ اس کے کہ اُنسے با اخلاق برتاؤ کیا جائے اسکے برعکس ریلوے سٹاف سے وہ سخت پریشان ہوتے ہیں اور عموماً سخت وحشیانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ چونکہ تیسرے درجہ کے مسافروں کی تعداد احساب سے فیصدی ۹۴ پائی جاتی ہے اور دوسرے درجہ کے مسافر صرف ۲½ فیصدی اور اول درجہ کی ایک فی صدی سے بھی بہت کم ہوتے ہیں۔ تو اس سے ہمکو نہایت تعجب ہوتا ہے کہ ان ریلوں

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

پریسیڈنٹ امریکہ اُسی حالت میں چین و جاپان میں صلح کرائیں گے کہ دونوں درخواست کریں۔

جدید زار اپنے والد کے قدموں پر چلیں گے تمام کوشش بہبودی امن میں صرف کریں گے۔

فرانس میں مڈگاسکر کی فوج کشی کی تیاریاں ہونے لگیں جس کے بغیر چارہ نہیں اس فوج کشی کے لئے گورنمنٹ فرانس سے ۲ کروڑ فرینک کی منظوری حاصل کریں گے۔

شاہ چین پکن چھوڑ کر علاقہ کیا نگسو کو بھاگ جانے کی تیاری میں ہے چینی فوج کا کوئی افسر ہوش میں نہیں اور تمام کھلبلی و بے سروسامانی ہے۔

اول سہ ماہی سنہ ۹۴ء میں ہندوستان میں کل حادثات ریلوے ۱۰۳۶ ہوئے۔ ان حادثوں سے ۱۲۸ آدمی قتل ہوئے تعداد مجروحین ۲۵۲ تھی +

یورپ میں عام رائے یہہ ہے کہ چین صلح کی درخواست براہ راست جاپان سے کرے اس درخواست کی تائید تمام طاقتیں کرینگی اس کا اثر بہتر ہوگا۔

زار مرحوم کے جنازہ میں شریک ہونے کو حضور ڈیوک آف یارک سینٹ پیٹرسبرگ جائیں گے۔ زار مرحوم کی لاش اتوار کو ماسکو میں پہنچی تمام بازار سیاہ پوش تھے۔

بنگالی ریاست بیاگڈہ کی قوم خونڈ نے کئی ایک ریاستی اہل کار مار ڈالے۔ ان لوگوں کی سرکوبی کے لئے ۱۰۰ ملٹری پولیس کلکتہ سے بھیجی گئی ہے +

جاپان کی رعایا اسبات پر آمادہ ہے کہ چین کا بہمہ وجوہ قلع قمع کیا جاوے۔

خبر ہے کہ بڑے دن کی تعطیلوں میں راجپوتانہ کے مسلمان لوگ جیپور یا اجمیر میں ایک کانفرنس کرنے والے ہیں۔ معلوم نہیں اس کانفرنس میں کیا کیا کارروائی کی جائے گی +

کٹھور ضلع میرٹھہ کے قریب ایک گھوڑا گاڑی کی چند ڈاکوؤں نے جو پولیس کی وردی پہنے ہوئے تھے یہہ کہہ کر کہ اس میں افیون ہے تلاشی لی اور اسباب لے کر نو دو گیارہ ہوگئے۔ ڈاکوؤں نے یہہ نیا ڈھنگ نکالا ہے۔

بہوپال کی نسبت ضیاء الحق نے ایک اور پمفلٹ شایع کیا ہے جس میں وزیر ریاست پر سخت حملہ کیا ہے۔ بعض اُردو اخبارات اس امر سے متفق ہیں کہ وزیر صاحب کے اور دولہن کے ظلم سے رعایائے بہوپال سخت پریشان اور نالاں ہے +

دہام پور ضلع بجنور کے ریلوے سٹیشن پر ۲۸ اکتوبر کو بوقت ۸ بجے رات کے سواری گاڑی سے اُترتے وقت ایک مسلمان ساکن نجیب آباد پلیٹ فارم سے نیچے گر گیا۔ گاڑی چل دی اور اس مسافر کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے +

لکہنؤ کے ایک بیرسٹر صاحب کا قیمتی گھوڑا شہد کی مکھیوں نے ہلاک کر دیا۔ ملازموں نے بے احتیاطی سے یا شہد کے لالچ سے ان کے چھتے کو جو اصطبل کے پاس تھا ہلا دیا۔ مکھیوں نے یورش کر کے گھوڑے کو جان سے مار ڈالا۔

لکہنؤ۔ بہرام گھاٹ پر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے دو یورپین انجنیئر اور ایک ہندوستانی کلرک کشتی میں بیٹھے ہوئے پل کو دیکھ رہے تھے۔ یکایک دہار کے زور سے کشتی دور بہہ گئی اور مدد نہ پہنچ سکی اور تینوں غرق آب ہوگئے۔

راولپنڈی میں ایک ہندو دیوالی کے دن جوئے میں ۲۰ ہزار روپے نقد علاوہ اپنی بیوی کے زیور کے ہار گیا۔ دوسرے دن سے آج تک اُس کا کچھ پتہ نہیں چلتا کہ کہاں گیا اور کیا ہوا۔ شاید خودکشی کر لی ہو۔

راولپنڈی میں ایک دو برس کی لڑکی دو دو گرین کونین کی ۱۲ گولیاں کہا جانے سے مر گئی۔ کونین کے کہانے کہلانے میں بڑی احتیاط ضرور ہے کیونکہ مقدار سے زیادہ اس کا استعمال زہر کا کام کرتا ہے۔

ایبٹ آباد اور مری کے رستہ میں ایک آدمی کی لاش کئی دن کی پڑی ہوئی اور آدھی کوؤں اور کتوں کی کھائی ہوئی ملی۔ معلوم ہوا کہ ایک بنیاں کچھ روپے لئے ہوئے کالا باغ سے آرہا تھا۔ کسی نے اُسے مار ڈالا +

فیروزپور اور لودہیانہ کے درمیان ڈاکوؤں نے پولیس کا لباس پہن کر مسافروں کی گاڑیاں اور یکے روک کر تلاشی کے بہانے سے اُن کا سامان کہولنا شروع کیا۔ اتنے میں اتفاقاً اصلی پولیس پہنچ گئی۔ مقابلہ کے بعد ڈاکوؤں کو گرفتار کیا +

مریدکی سب پوسٹ آفس کے چپراسی صدرالدین نامی کو۔ جس نے تین منی آرڈروں کا روپیہ غبن کیا تھا خان بہادر شیخ نانک بخش صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے تین سال قید باشقت اور تین سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی +

راولپنڈی میں ۱۶ قمار باز ایک مندر میں پکڑے گئے پجاری پولیس پر نالش کرے گا

ہوتی مردان میں سخت آتشزدگی سے ۳۰۰ دکانیں ۱۰۰ گھر جل گئے۔

آگرہ میں ڈپٹی انسپکٹر مدارس پر سر بازار حملہ ہوا۔ بدمعاش نامعلوم ہے۔

بقیہ رُوئداد

نمبر ۱۲- یہہ کہ کمیٹی بلحاظ اپنی بڑے قرضہ کے غور کریگی کہ آیا کچھہ تخفیف تنخواہ عملہ طبقہ اعلیٰ میں کر سکتی ہے یا نہیں اسطرح سے کہ کام اول تو حال کے عملہ سے باوجود تخفیف تنخواہ - دویم درجہ تنخواہ دار عملہ سے چل سکتا ہے یا نہیں -

تجویز ہوئی کہ ایک سب کمیٹی مقرر ہو جس میں صاحبان ذیل شامل ہو کر غور کے بعد رپورٹ کریں :. لالہ منسارام صاحب تاجر پارچہ و مولوی محمد حسن صاحب - مسٹر وائلی صاحب - منشی رحیم بخش صاحب - خواجہ احسن شاہ صاحب -

نمبر ۱۳- یہہ امر پیش ہوا کہ دربارہ مواجب ذاتی ۔ روپیہ ماہوار کرک پیٹرک صاحب ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ سکول جو رزولیوشن ۳۱- مارچ سنہ رواں کو پاس ہوا اس پر مکرر غور کیا جاوے +

تجویز ہوئی کہ رپورٹ کے لئے یہہ معاملہ بھی اُسے سب کمیٹی کے سپرد ہو وے جو رزولیوشن نمبر ۱ کے ذریعہ سے مقرر ہوئی +

رُوئداد جلسہ میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ نادر صاحب سی آئی ای پریذیڈنٹ ڈاکٹر جیتن شاہ صاحب خان بہادر - لالہ رام جیداس صاحب - مسٹر ایم وائلی صاحب - لالہ دیویداس صاحب لالہ منسارام صاحب تاجر - لالہ شب سرناس صاحب لالہ شادی رام صاحب :.

(واقع ۵ مئی ۱۸۹۲ء)

درخواست ہائے حصول اجازت تعمیر و مرمت مکانات جن کے ساتھہ ممبر صاحبان حلقہ و سب کمیٹی تعمیرات و صاحب وائس پریذیڈنٹ کا دربارہ دئے جانے اجازت ہائے کے اتفاق ہے :.

تجویز ہوئی کہ درخواست ہائے حصول اجازت از نمبر ۱ تا نمبر ۲۳ منظور کی جاویں :.

نمبر ۱/۱ رحیم بخش ولد شیخ حبیب اللہ سوداگر چوڑا بازار تعمیر ایک پل پیش دکان طول تین فٹ عرض بند نالی تک :.

نمبر ۱/۲ نتھو لال کھتری محلہ آداں تعمیر مکان و زینہ بالاخانہ و نیز ایک پل اوپر نالی پیش دروازہ مکان طول ۲ فٹ عرض بند نالی تک :.

نمبر ۱/۳ نتھو رام پسر دیہال چند کھتری چوڑا بازار تعمیر ایک پل اوپر نالی پیش دروازہ دکان طول ۳ فٹ عرض بند نالی تک :.

نمبر ۱/۴ گنجن سنگہ پلیڈر کوٹھی مہک سنگہ تعمیر ایک پل اوپر نالی پیش دروازہ مکان طول ۳ فٹ عرض بند نالی تک +

نمبر ۱/۵ محمد ابراہیم پسر نبی بخش کشمیری ملازم پولس محلہ مالی گنج تعمیر دکان بنیاد سابقہ پر و تعمیر ایک پل اوپر نالی پیش دکان طول ۳ فٹ عرض بند نالی تک :.

نمبر ۱/۶ سردار علی پسر محمد شاہ رائیں محلہ مالی گنج تعمیر دیوار و دروازہ مکان اصلی بنیاد پر :.

نمبر ۱/۷ عیدو ولد شہاب رائیں چھاؤنی تعمیر دیوار مکان بنیاد سابقہ پر :.

نمبر ۱/۸ لہنا پسر بگا ذات رائیں محلہ حکیم جیت مل تعمیر ڈیوڑھی مکان بنیاد سابقہ پر :.

نمبر ۱/۹ دینا ولد لچھمن رائیں و کھنیلہ گنج تعمیر مکان کوچہ ۵ درعہ چھوڑ کر :.

نمبر ۱/۱۰ نبی بخش پسر کریم بخش وغیرہ ہمدان بازار جراحیاں تعمیر دیوار غسل خانہ مسجد اصلی بنیاد پر :.

نمبر ۱/۱۱ رحمان پسر احمد کشمیری ڈہولیوال تعمیر دیوار مکان اصلی بنیاد پر :.

نمبر ۱/۱۲ منتھو پسر کلو خاکروب محلہ نو نکلا لئے دروازہ جدید :.

نمبر ۱/۱۳ محمد ناتھہ پسر رسل ناتھہ کشمیری گڑھا بازار تعمیر دو کوٹھہ اصلی بنیاد پر :.

نمبر ۱/۱۴ امام الدین بافندہ ڈہولیوال نکالنے دروازہ جدید مکان :.

نمبر ۱/۱۵ شمس الدین و معین الدین شیخ چوڑا بازار تعمیر ایک زینہ دو دکانات :.

نمبر ۱/۱۶ جنگی مل پسر سوہن لال بہاڑہ بازار پورانہ بجانب بوتامل تعمیر دیوار ڈیوڑھی و دروازہ بنیاد سابقہ پر :.

نمبر ۱/۱۷ حاجی عمر الدین مہتمم مسجد بازار پورانہ تعمیر غسل خانہ مسجد بنیاد سابقہ پر :.

نمبر ۱/۱۸ چھمن مل بانیہ تکیہ گوجراں تعمیر دیوار مکان بنیاد سابقہ پر :.

نمبر ۱/۱۹ شاہ محمد پسر غفار شاہ کشمیری گنجی چھپر مسی تعمیر دیوار مکان بنیاد سابقہ پر :.

نمبر ۱/۲۰ تلسی رام کہتری محلہ آداں لگائے جانے سائبان آہنی اوپر چبوترہ :.

نمبر ۱/۲۱ کنھلی رام پسر شادی رام بانیہ متصل کمیٹی تعمیر دو پل پیش دروازہ ہائے مکان طول تین تین فٹ اور عرض ہر دو بند نالی بیرونی تک :.

نمبر ۱/۲۲ اچھیر و مل و تلسی رام کھتری چوڑا بازار تعمیر ایک پل زینہ دو کانات طول ۱/۲ ۱ فٹ عرض بند نالی تک :.

نمبر ۱/۲۳ سدا نند پسر جیتی داس کھتری شوالہ نگلا والا تعمیر مکان بنیاد سابقہ پر و نکالنے دروازہ :.

باقی آئندہ

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور

نئی کتاب ۔ نئی کتاب ۔ نئی کتاب

چراغ کلام بر طریق حیات ۔ یہہ ایک مشہور کتاب موسومہ ڈیلی لائٹ (Daily Light) کا اُردو ترجمہ ہے اس میں صبح و شام کیلئے جدا جدا سال کے ہر ایک دن کے لئے میل کی ہم مضمون آیات کو مختلف مقامات سے جمع کرکے یوم وار ترتیب دیا ہے۔ جو لوگ عبادتی مطالعہ غور و فکر یا روحانی خوراک حاصل کرنے کے لئے کلام الٰہی کو استعمال کرتے ہیں اُن کے لئے نہایت مفید کارآمد ہے۔ یہہ کتاب چھوٹی تقطیع کے ۳۰۰ صفحوں پر اُردو و رومن اُردو میں نہایت خوشخط چھاپی گئی اور ہر ایک سائل کوٹ کی جیب میں رکھ سکتے ہیں۔ جلد نرم ہے اور بٹنی جا سکتی ہے رنگین کپڑے یا عمدہ ولایتی چمڑے میں مجلد مل سکتی ہے قیمت فی جلد رومن ولایتی چمڑے کی جلد ۔ معمولی کپڑے کی ۔ فارسی اُردو ولایتی چمڑا ۔ کپڑا عہ

بائیبل کے مطالعہ کے لئے سہ سالہ کورس ۔ مرتبہ موسس صاحب یہہ رسالہ جس کے ترجمے اور اشاعت کے لئے نیشنل چرچ کونسل نے گذشتہ سال کے اجلاس میں اپنے رزولیوشن نمبر ۵ میں سفارش کی تھی اب ترجمہ ہو کر اُردو اور رومن میں چھاپا گیا ہے۔ یہہ کتاب بیبل خوانوں کے لئے نہایت مفید ہے علاوہ جدول اوراد اور روزانہ کے دجس کو اس طور پر ترتیب دیا ہے کہ عہد عتیق تین سال میں عہد جدید سال بھر اور زبور کی کتاب ۶ ماہ میں ختم ہو جاتی ہے اُسکے ابتدا میں طریق مطالعہ کے لئے بعض عملی ہدایات بھی درج کی ہیں ۔ جو نہایت مفید اور کارآمد ہیں ۔ یہہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس کورس میں عہد جدید کے اردو کا حصہ صبح کے دوسرے ورد کی ترتیب کے مطابق رکھے گئے ہیں ۔

یہہ کورس جنتری کے موافق نہیں ۔ کہ اُسے ہر سال بدلنا پڑے ۔ بلکہ ایک نسخہ ہمیشہ کے لئے استعمال ہو سکتا ہے ۔ اور ایسی تقطیع پر چھاپا گیا ہے کہ رومن یا اُردو کی چھوٹی بیبل میں رکھا جا سکے ۔ قیمت فی جلد دو یا رومن اُردو دار محصول ڈاک ہے ۔ اور پنجاب ریلجس بک سوسائٹی کے کتب خانہ واقع انارکلی لاہور سے یا مشتہر سے مقررہ قیمت بھیجنے پر مل سکتی ہیں ۔

المشتہر اسسٹنٹ سکرٹری انارکلی لاہور

ناظرین نور افشاں کے لئے مژدہ

شاہزادہ بن داؤد

انگریزی خوان مسیحی ۔ بزرگ پادری انگر یہم صاحب کی مشہور و معروف کتاب موسومہ " دی پرنس آف دی ہاوس آف ڈیوڈ " سے جس نے ممالک یورپ اور امریکہ میں بڑی شہرت حاصل کی بخوبی واقف ہیں ۔ اپنے آقائے نامدار جناب پادری ڈاکٹر نگیس صاحب ۔ اور اپنے مربی باوقار جناب پادری ہیفرسن صاحب کی فرمایش سے مینے اُس کا ترجمہ صحیح سلیس اور بامحاورہ اُردو میں تیار کیا ہے ۔ اُمید واثق ہے ۔ کہ بہت جلد یہہ کتاب دیسی مسیحی لیٹریچر میں اعزاز حاصل کریگی ۔ اور اہل ہنود اور اہل اسلام میں خداوند مسیح کی زندگی اور حقیقی نجات کے علم کے پھیلانے کے عمدہ وسایل میں سے ایک مانی جاوے گی ۔

اس کتاب کے ۴۰۰ صفحے ہیں ۔ اور دو جلدوں میں دو قسم کے کاغذ پر چھاپی گئی ہے ۔ قیمت قسم اول فی جلد معہ محصول ایک روپیہ دو آنہ ۔ اور قسم دوم فی جلد معہ محصول ایک روپیہ یہہ کتاب الہ آباد کے نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کے کتبخانہ سے یا خود مشتہر سے مقررہ قیمت کے بھیجنے یا وی ۔ پی ۔ پوسٹ کے ذریعہ سے مل سکتی ہے ۔

المشتہر

لارنس جیری ہیڈ ماسٹر سکاچ مشن ہائی سکول

وزیرآباد

تصحیح مضمون

قدیم بزرگان ہند کی دانائی کا نتیجہ

(۱) جغرافیہ مطبوعہ ۹ نومبر ۱۸۹۴ء

صفحہ ۵ کالم ۲ سطر ۱۲ ۔ غلط گیارہ ہزار جوجن ۔ صحیح گیارہ سو جوجن ۔ صفحہ ۵ کالم ۳ سطر ۹ ۔ غلط اسے تینوں کرم دیو ۔ صحیح ۔ اسے کرم دیو ۔

(۲) استرونومی مطبوعہ ۱۶ نومبر

صفحہ ۳ کالم ۲ سطر ۸ ۔ غلط ۔ سیارہ مجمع ۔ ہفت سیارہ صحیح کرہ ۔ مجمع ہفت ستارے ۔ صفحہ ۴ کالم ۱ سطر ۸ غلط قطبی ستارہ تک اس کی ہوائی ڈوری سے بندھے ہوئے ہیں ۔ صحیح ۔ قطبی ستارہ دھرو کی ہوائی ڈوری سے بندھے ہوئے ہیں ۔

ضرورت

سکاچ مشن ڈسکہ میں ایک ٹیچر اور ایک کتب فروش کی ضرورت ہے ۔ تنخواہ ٹیچر کو مبلغ ۲۵ ۔ اور کتب فروش کو ۱۵ روپے ملیگی ۔ درخواستیں معہ اسناد ذیل کے پتہ پر بھیجنی چاہئیں

(پادری) ۔ منتھومل

سکاچ مشن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

لودیانہ

تعداد پیدائش ۴۹ تعداد اموات ۴۹ ۔

ہفتہ گذشتہ سے پیدائش میں ۵ کم ۔ اموات میں ۱ کم ۔

پادری ۔ ای ۔ پی ۔ نیوٹن صاحب منیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں اکیم وائلی کے اہتمام سے چھپا